قرآن سمجھنا کیوں ضروری ہے

اقرا با سم ربک الذی خلق (سورۃ العلق آیت ۱)

قرآن ہماری زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کے لیے نازل کیا گیا۔سب سے افضل کتاب سب سے اعلی کتاب جیسے اللہ نے نازل فرمایا:

یہ وہ کتاب تھی جسکو سمجھنے کے لیے نازل کیا گیا جس کا اصل مقصد زندگی کا شعور دینا ہے۔اس کتاب کا اصل مقصد زندگی دنیا اور آخرت کی بہت ساری ایسی گفتگو جو عام طور پر انسان اپنے علم سے کبھی نہ جان سکے جو قرآن ان سے کرتا ہے اصل میں یہ سمجھنے کے لیے آیا تھا لیکن افسوس یہ ہے کہ قرآن سے بے برکتی بہت زیادہ ہے۔ہماری قوم اور نوجوان قرآن سے بہت دور ہیں ایک عجیب وغریب روش ہے جو ہمارے نوجوانوں میں پائی جاتی ہے۔قرآن کے حوالے سے ہمارا نوجوان اور بوڑھا بھی جو ہے بہت دور ہے ۔ہمارے ماحول میں ایک چیز ہے جو میں سمجھتا ہوں جو ہمارے ماحول سے ملی جب ہم بھی بچپن میں تھے اور آج اتنا عرصہ گزر گیا ہے اور یہی دیکھا کہ قرآن پاک کو لوگوں نے ایک ٹوٹل پورا کرنے کے لیے رکھا ہوا ہے اس کتاب کی وہ اہمیت نہیں ہے جو ہونی چاہیے تھی کفار مکہ جیسی راوش اختیار کی گئی ہے جسطرح کفار مکہ قرآن سے بہت دور رہتے تھے قرآن کو اپنے قریب کرنا پسند نہیں کرتے تھے کچھ ایسا ہی معاملہ ہمارا اس وقت ماحول قرآن کے ساتھ کر رہا ہے۔

لحاظہ اللہ کی معرفت اور اللہ کی پہچان جتنی اس کورس سے حاصل ہوئی دنیا کی کسی تعلیم سے حاصل نہیں ہوئی۔ اللہ کی معرفت پہچان اور راز قرآن سے سمجھ میں آتے ہیں اس کے علاوہ کوئی ایسی شے نہیں جو قرآن کے علاوہ کوئی اور دے سکے اور آج جس ماحول میں ہم جی رہے ہیں ہمارے کتنے ایسے دینی ادارے ہیں جہاں باقاعدگی سے درس قرآن ہوتا ہے کتنے؟؟ بہت تھوڑے ہیں ہمارے کتنے ایسے گھر ہیں جہاں باقاعدگیسے درس قرآن ہوتا ہے اور کتنی مساجد ہیں جہاں باقاعدگی سے درس قرآن ہوتا ہے آپ کے سامنے ہیں یہ حقیقتیں کیونکہ ہمارا ماحول ہی ایسا ماحول بن چکا ہے کہ جس ماحول میں درس قرآن سے دوری اختیار کی گئی۔ایسے ماحول میں قرآن آسان کورس خدا کی قسم بہت بڑی نعمت ہے ۔

جہاں آج کے دور میں نہ گھروں میں نہ دینی اداروں میں نہ مسجدوں میں درس قرآن ختم کردیا گیا اور ایک ٹوٹل پورا کرنے کا مقصد اور بس کبھی بیٹھ گے کبھی نہیں ہوا کبھی ہوگیا اور اسی طرح سب کو چلایا جا رہا ہے (اللہ اکبر) لحاظہ ہم نے اس کتاب کو چھوڑ دیا ہے جس کتاب سے یہ سارے علوم نکلے ہیں۔جو کتاب ہمارے سکون کا باعث تھی جو کتاب ہماری سلامتی کا باعث تھی جس نے ہمیں اللہ اور رسول سے ملانا تھا۔جب ہم نے اسے ہی چھوڑ دیا تو باقی کیا بچا یہ لحہ فکریہ ہے۔یہ علمیہ ہے پھر اس سے بڑا ظلم ہوا کہ ہم نے اپنے دسوں چالیسوں پر قلوں پر جو قرآن کے ساتھ سلوک کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں وہ کسی سے منفی نہیں ہے۔اس پر گفتگو کرنا وقت کا ضائع ہے۔

ایسے اندھیرے میں اس کورس میں قرآن کو سمجھانے کی کوشش کی گئی لوگ اس کو بھی یہی سمجھتے ہیں یہاں بھی ا با تا پڑھایا جاتا ہے لحاظہ جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ تو میں پڑا ہوا ہوں پچھلے چار سال ہو گئے اس تصور کو تھوڑتے ہوئے لیکن ابھی تک یہ برف جمی ہوئی نظر نہیں آتی لحاظہ جانے کہ ضرورت نہیں کیونکہ یہ کورس الگ سا ہے اس میں بڑی اللہ کی خاص رحمتیں ہیں اس کا اصل مقصد ہم اپنے بچوں میں تصور ڈال دیں کہ قرآن کے بغیر تیرا گزارا نہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشا فرمایا:

''جس کی صبح کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے نہیں ہوتا اللہ اس کا رونا زیادہ کر دیتا ہے اور ہنسنا کم کر دیتا ہے اس کی تکلیف زیادہ کر دیتا ہے راحت کم کر دیتا ہے اور اس کی تھکاوٹ زیادہ کر دیتا ہے اور جبکہ جو اسے حاصل ہونا ہو وہ کم کر دیتا ہے۔جس نے تلاوت سمجھ کے نہیں کی اس کا یہ حال ہے۔''

اب دیکھ لیں ہماری صبح کسی ہوتی ہے ہمارے دن کیسے ہوتے ہیں ہماری راتیں کیسی ہوتی ہیں ہمارے ماحول میں کیسی بے برکتی اور ناہوتیں ہیں اس سے کوئی شخص بچا نہیں۔(اللہ اکبر)

اللہ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

کہ اے نبی! جب آقا ﷺ نے دیکھا کہ مسلمانوں نے قرآن پاک سے دوری اختیار کرنا شروع کی اس دور میں بھی ایسے حالات تھے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے میرے مولا! کہ انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا دوری اختیار کر لی ہے ماجور کا لفظ استعمال کیا''۔

ماجور حاجر سے نکلا ہے دوری اختیار کرنے کو حضور علیہ السلام نے تنگ آکر جب یہ کہا مولا میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا۔تو اللہ نے اسے قرآن کی آیت بنایا اور حضور کے اس درد بڑے جملے کو قرآن میں درج کر دیا گیا۔حضور نے جملہ با قاعدہ ارشاد فرمایا میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا۔

قرآن کو چھوڑنے سے مراد تین چیزیں ہیں۔

۱۔اس پر ایمان نہ لانا ۲۔اس کے احکامات کو قبول نہ کرنا ۳۔قرآن کو سننے سے انکار کر دینا

یہ تینوں چیزیں قرآن چھوڑنے کے برابر ہیں اللہ اکبر کچھ آج بھی یہی معاملات مسلمانوں کے ساتھ ہیں مسلمان بھی اسی حالت سے گزر رہے ہیں ہمارے مسلمانوں کے ساتھ بھی کچھ ایسی حالت ہو چکی ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں سب سے افضل اعلی ترین عبادت تلاوت قرآن پاک ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

'' قرآن پاک اللہ کا دسترخوان ہے یہ ایک اللہ کی رسی ہے چمکتا ہوا نور ہے نفع بخش علاج ہے یہ جھوکتا نہیں ہے کہ اسے کھڑا کرنا پڑے یہ ٹھیرا نہیں ہوتا کہ اس کو سیدھا کرنا پڑے اور یہ ایسی کتاب ہے جس کو بار بار پڑھنے سے دل راضی نہیں ہوتا رجتا نہیں ہے ہر لمحہ اس کتاب کی پیاس زیادہ بڑھتی ہے اللہ اکبر تو لحاظہ یہ ہمارا کورس جو یہاں حاضر ہونے کا ہے قرآن کے معنی مفہوم سے گفتگو کی جائے یہ مقام اللہ تعالی نے خاص لوگوں کے لیے رکھا ہے۔''

مثال:

اگر کوئی انجیرنیگ یونیورسٹی میں داخل ہوتا ہے تو وہ اس قابل ہوتا ہے تو داخل ہوتا ہے باقی لوگ تو صرف اسکے سامنے سے گزر رہے ہوتے ہیں اور دیکھ رہے ہوتے ہیں اچھا ہائے اتنی پیاری انجیرنیگ کیونکہ وہ جا نہیں سکتا اسکے اندر وہ خصوصیات نہیں ایسے ہی قرآن پاک کو سمجھنے کا معاملہ ہے یہ اس قدر اعلی پیمانے پر چلا جاتا قرآن کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جنہیں اللہ پاک پسند فرماتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''جس نے قرآن سیکھا اور سیکھایا اس نے قرآن کا حق ادا کر دیا۔''

جس نے قرآن پاک کو سیکھا نہیں وہ قرآن پاک قیامت کے دن اس کے لیے گلے میں لٹکا ہوا ایک ایسا حق ہوگا جو اسے قرآن کہے گا کہ تو نے میرا حق ادا نہیں کیا لحاظہ مجھے میرا حق واپس کرو مجھے سمجھا نہیں تو نے حضور علیہ السلام نے اس حدیث سے واضح کر دیا کہ قرآن کو سیکھنا ہے ہم قرآن پڑھتے ہیں پڑھنے اور سیکھنے میں فرق ہوتا ہے **سیکھنے** سے مراد قرآن کی ترجمہ تفسیر معنی شان نزول آیت اور مفہوم کی طرف غور کریں باقی آیات کے مقصد کی طرف غور کریں اور پھر قرآن پاک سے اپنے ماحول کو جوڑے اور دیکھیں کہ قرآن کی آیت چودہ سو سال پہلے آئیں تھیں لیکن آج کے اس ماحول میں ایڈجسٹ کیسے ہو رہی ہے یہ قرآن کا مقصد تھا میرے حالات میں میرا قرآن مجھے کیسے ہیلپ کرتا ہے میرے حالات میں جو کر رہا ہوں جو پڑھ رہا ہوں جو پڑھا رہا ہوں میرے حالات میں قرآن کہاں ہے۔

حضرت علیؓ نے حد کر دی ارشاد فرمایا:

''اگر میری رسی بھی گم ہو جائے تو میں وہ بھی قرآن سے ڈھونڈ لیتا ہوں۔''

اس قدر قرآن میں گہرائی ہے قرآن کی ایک ایک چیز کو اتنا زیادہ اس کے ساتھ جوڑ بنتا ہے آپ بیوی ہیں آپ ماں ہیں آپ بیٹی ہیں آپ بہو ہیں قرآن بتتا ہے گائیڈ کرتا ہے آپ بھائی ہیں آپ بیٹے ہیں آپ باپ ہیں آپ کاروباری ہیں آپ دنیا کے کسی شوبے سے تعلق رکھتے ہیں قرآن گائیڈ کرتا ہے تو ایک یہ بھی ہمارا معاملہ ایسا ہے چونکہ یہ عربی میں ہے اور عربی کا ہمارے دور سے بھی واسطہ نہیں۔ ہم چونکہ عربی دان نہیں ہیں اس لیے بھی قرآن پاک سے ایک دوری سی اختیار کر لی ہے کیونکہ اس کی زبان ہم سے اور ہے یہ ہماری مادری زبان میں نازل نہیں ہوا یہ عربوں کی زبان میں نازل ہوا لحاظہ عرب والوں کو ترجمہ تفسیر کی اتنی ضرورت نہیں ہے جتنی ہمیں ہے انہیں بھی ہے اس چیز کی کہ وہ ترجمہ و تفسیر پڑھے پر اتنی زیادہ نہیں ہے۔ ہمیں زیادہ ہے کیونکہ ہم اردو اور پنجابی زبان والے لوگ ہیں لحاظہ ہمیں قرآن پاک کی عربی کو پہلے سمجھنا ہے پھر اسی طرح ترجمے اور تفسیر کے اندر جانا ہے۔ (اللہ اکبر)

تو لحاظہ اس لیے یہ سعادت حاصل کی گئی پچھلے چار سال سے مقدس کام اللہ ہم سے لے رہا ہے جو اتنا بڑا ہے کہ بہت سارے لوگوں سے ملاقات میری گفتگو ہے۔ جس کا تعلق بہت سارے لوگوں بزرگوں سے بھی معاملہ ہے۔ آپ یہی فرماتے ہیں دعا کیجئے اللہ ہمیں بھی اس کورس میں شامل ہونے کو توفیق دے۔ جو آپ کروا رہے یہی اصل کام ہے جو پیروں نے کرنا تھا لیکن چھوڑ دیا جو خانگاہوں کے سجادہ نشینوں نے کرنا تھا لیکن چھوڑ دیا اور نظرانے بٹورنے میں اور دنیا کی لذتوں میں کھو گئے۔ دنیا کی لذتوں میں ایسے گم ہوئے کہ اصل ٹیوٹی تھی۔ پیرانے حضرات کی اور ان بڑے بڑ خانگاہوں کے سجادہ نشینوں کی اس ٹیوٹی سے ہاتھ اٹھا لیا گیا لحاظہ پھر نوجوان ہمارا جائے تو کدھر جائے سمجھے تو کہاں سمجھے مرکز ہی نہیں ملتا یہ قرآن کی حقیقتوں سے کہاں آگاہ ہونا بھی چاہے تو کہاں آگاہ ہو اس کو کوئی مرکز ہی نہیں ملتا کوئی ایسی جگہ ہی نہیں ملتی جہاں وہ ان چیزوں کو سمجھ سکے۔

لحاظہ یہ جو اللہ نے دوبارہ احسان کیا کہ آپ کو سعادت بخشی یقیناً آپ سب لوگ ناظرہ سب پڑھے ہیں قرآن پڑھنا سب کو آتا ہے تصور کر کے یہاں جب درس دے رہا ہوتا ہوں ذہن میں یہ چیز ہے کہ آپ سب قرآن پڑھے ہوئے لوگ ہیں۔ آپ کو قرآن پاک پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ال م بڑا اچھا آتا ہے سب کچھ پتہ آپ کو لیکن قرآن کہتا کیا ہے اس کی مرضی کیا ہے اس کی آیات

کے پیچھے مفہوم کیا ہے یہ آیات کیوں نازل کی جاتی ہیں کب نازل کی جاتی ہیں کیوں اللہ ایسی آیت بھیجتا ہے یہ جاننا اصل ضروری ہے جو اسکا کورس کا خاص مقصد بھی ہے۔ آقا ﷺ کی شان قرآن پاک میں پیش کرنے والے ہوسکتے ہیں اور سننے والے عشق ہوسکتے ہیں اور قیامت تک جو آئے گے وہ بھی عاشق ہوں گے جس نے اتارا جو لے کر آیا۔ جس نے لکھا وہ بھی عشق تھے حضور کے کمالات رتبے مقام اسکو حاطہ تحریر گفتگو میں لانا ناممکن ہے۔

ورفعنا لک ذکرک

ترجمہ اے نبی! ہم تیرا ذکر بلند کرتے ہیں۔

؎ زندگیاں بیت گئیں اور قلم ٹوٹ گے تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

قرآن پاک سے محبت کے لیے پہلے صاحب قرآن سے محبت ہونا ضروری ہے

آج کی عورت اور قرآن

اس پر طویل گفتگو ہے آج کی خواتین ہر شوبے میں ہیں بہت گہرا حصہ اور گہری ان کی ان پٹ ہے تفصیل سے قرآن پاک سے صرف خواتین کو بیان کیا جائے۔ قرآن تفصیل سے ایک ماں کو کیسی ماں دیکھنا چاہتا ہے قرآن ایک بیوی کو کیسے دیکھنا چاہتا ہے ایک بیٹی کو کیسی بیٹی دیکھنا چاہتا ہے۔ قرآن ایک بہن کیسی بہن دیکھنا چاہتا ہے۔ ایک ساس کو کیسی ساس دیکھنا چاہتا ہے ہر حالت میں عورت کی خصوصیات پر گفتگو کرے گے قرآن کی آیات سے تفسیروں کی مدد سے سوال جواب ہوں گے یہ ہر گھر کی ضرورت ہے معاشرے کی ضرورت ہے جو ایک بیوی کے روپ میں ماں کے روپ میں آپ کے سامنے آئے گی کیونکہ آپ جب بھی کسی عورت سے ملتے ہیں تو انہی رشتوں میں سے کوئی رشتہ ہوتا ہے وہ یا تو ماں ہے وہ آپ کی بیٹی ہے وہ جس بھی حالت میں ہے آپ کو قرآن پاک اس پر بڑی اچھا گائیڈ کرتا ہے اس سے زندگی میں بہت بڑا بدلاؤ پیدا ہوگا کہ خواتین کے حوالے ہے۔

بندوں کے حقوق اور قرآن

کہ بندوں کے حقوق پہچانے جائیں ہمسائے کے کیا حقوق ہیں استاد کے کیا حقوق ہیں پیرو مرشدان کے آپ پر کیا حقوق ہیں ایک پیر کو مرید کے ساتھ کیسا ہونا چاہیے ایک مرید کو پیر کے ساتھ کیسا ہونا چاہیے قرآن میں کہا گیا ان سب کو دیکھنا کیسے ہے یہ پتہ ہونا ایک طویقت کے طالب عالم کے لیے از حد ضروری ہے اسی طرح ایک دنیاوی استاد کا رتبہ پہنچانا پڑے گا اس کے ساتھ ہماری محبت اور پیار کیسا ہونا چاہیے۔ جرنول باتیں سب کو پتہ ہیں اللہ نے اندز گہرائی میں جا کر گفتگو کی ہے۔

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دنیا میں وہ شخص اپنی عقل کی معراج پر پہنچ جاتا ہے جس کو یہ پتہ چل جائے کہ اسکے سامنے کون کھڑا ہے اس کی عقل کامل ہو جاتی ہے اس کی عقل مکمل ہو جاتی ہے جیسے پتہ لگ گیا ہے کہ اس کے سامنے کون کھڑا ہے وہ کبھی دھوکہ نہیں کھائے گا اس کو کبھی پریشانی نہیں ہوگی کہ وہ ہر شخص کے مرتبے کے مطابق گفتگو کرے گا۔ اسے پہچان ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے اسے پہچان ہے کہ یہ میرا باپ ہے اسے پہچان ہے کہ یہ میرا ہمسایہ ہے اسے پہچان ہے کہ یہ میرے استاد ہیں اسے ہر رشتے کی پہچان ہے یہ ہے بندوں کے حقوق میں قرآن بیان کرتا ہے یہ ہماری روزانہ کی ضرورت ہے''۔

تخلیق کائنات اور قرآن

قرآن پاک میں تخلیق کائنات پر اللہ نے سو سے زیادہ آیات نازل فرمائی سورج چاند ستارے درخت آسمان ان سب چیزوں پر قرآن بار بار گفتگو کرتا ہے انسان کے جسم پر قرآن گفتگو کرتا ہے قرآن بتاتا ہے کہ کان ہاتھ منہ کیا چیز ہے ان کے اسٹرکچر کیا ہیں اسٹرکچر رگ کیسے ہوتی ہے یہ روح کیا ہے قرآن پاک کی تفسیر میں بیان کی ہے۔

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی خشک اور تر شے ایسی نہیں ہے جو قرآن میں موجود نہ ہو۔''

اللہ نے ارشاد فرمایا:

جو میری تخلیق پر غور کرتا ہے وہ مجھ تک جلدی پہنچ جاتا ہے جو اللہ نے بنایا ہے اسکو دیکھ لو سمجھ لو اللہ بھی سمجھ میں آجائے گا۔

حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اسی نے اللہ کو پہچان لیا۔''

اولیا اکرام میں حضرت جنید بغدادیؒ حضرت امام جعفرؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت شاہ نقش بندؒ اسی طرح حضرت پیر معین الدین چشتی ہجوری جو ایسے بزرگان دین جس سے چار سلسلے چلتے ہیں ان کی زندگی کا احاطہ کرے گے ہمارے بچے یہ جان لیں کہ نقش بندیوں میں کیا فرق ہے قادریوں چشتیوں میں کیا فرق ہے سوہروردیوں میں کیا فرق ہے اگر آپ چاروں میں سے نقش بندی ہیں تو کیوں ہیں قادری ہیں تو کیوں ہیں تو وہ کیا ہوتا ہے۔

حضورعلیہ السلام کی سیرت قرآن کی روشنی میں:

حضور علیہ السلام کیا ایک ایک واصف کا ذکر قرآن میں موجود ہے آپ ﷺ کا ہنسنا قرآن میں موجود ہے۔آپ کا چلنا قرآن میں موجود ہے آپ کا بیٹھنا قرآن میں موجود ہے آپ کا بیوی سلوک کرنا قرآن میں موجود ہے آپ کا بچوں سے سلوک کرنا قرآن میں موجود ہے صحابہ سے سلوک کرنا قرآن میں ہے آپ کا ایک ایک واصف اللہ نے قرآن میں رکھا ہے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ حضور کا کہاں کہاں کس جگہ دیکھنے کی ادا اللہ نے قرآن میں درج کر دی حضور کے سانس لینے تک کو قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ابوالبیان پیر سعید احمد مجددی یقیناً دنیا سے جا چکے ہیں آئی ٹی کا دور ہے ویڈیو بنی تھی فرمایا کہ لوگوں سن لو یہ جو لوگ مجھے کہہ رہے ہیں کہ یہ حرام کام کرتا ہے پھر یہ لوگ خود سارا دن ٹی وی پر بیٹھے ہوں گے اللہ نے آپکو ویژن عطا کیا ہے۔اللہ نے وہ تمام چیزیں فری میں ادا کرتا ہے فرض کے علاوہ ان میں قرب بھی رکھا ہے۔

اللہ نے ارشاد فرمایا:

جب میرا بندہ نفل پڑھتا ہے تو میں اسکے قریب ہو جاتا ہوں تو کیا فرض اور سنتوں میں نہیں ہوتا۔نفل اس وقت ادا کرتے ہیں جب فرض اور سنتیں پوری ہو جائے۔نفل اضافی عبادت ہے ساری نمازیں پڑھنے کے بعد پھر نفل پڑھے اللہ کا قرب اضافی عبادت میں ہے اب یہ اشارہ اللہ نے اپنے خاص لوگوں کے لیے دیا ہے خاص بندے اس اشارے کو سمجھتے ہیں کہ اللہ کا قرب اضافی عبادت میں ہے اللہ اس وقت زیادہ خوش ہوتا ہے جب وہ اپنے بندوں کو اضافی عبادت کرتے دیکھتا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سیکھاتا ہے۔"

حضور ﷺ نے فرمایا حدیث:

جو قرآن پاک کو سمجھ کر پڑے گا میں اسے امیر کر دوں گا کیسے یہ نہیں جاننا نیت ہونی چاہیے قرآن کے لیے مانگ کر دیکھیں دنیا اور آخرت کی کوئی شے نہیں جو قرآن نہ دے سکے جذبے ذیل اور زیست کے ساتھ ایک جزبے کے ساتھ جب یہ وقت آئے تو ڈور لگی ہو اور جلدی پہنچے کی فکر ہو جن کو قرآن ایسے جذبے کے ساتھ لائے ایسے لوگ قیامت کے دن کہہ سکے مولا جتنا ہم کر سکے کر لیا اب اور نہیں کر سکتے مولا کہے گا اچھا تم نے اپنا زور لگایا اور اب میں اپنی رحمتیں نازل کرتا ہو جتنا میں تمہارے لیے کر سکتا ہو کرو اللہ بہت غفور رحیم ہے اور بہت حساب رکھنے والا ہے کمپیوٹر سے زیادہ حساب تیز ہے۔

سورۃ اخلاص

ایک دن اللہ والے کسی قبرستان سے گزر رہے تھے تو اللہ والوں کو اللہ نے صلاحیت بخشی ہوتی ہے کہ یہ باطنی نظر رکھتے ہیں دیکھا کہ قبرستان میں بہت رونق ہے بہت لوگ ہیں تو حیران ہوئے کہ یہاں سے اکثر گزرتا ہوں ایک شخص کو روکا اور کہا بھئ خیر ہے آج قبرستان میں بڑی ہل چل ہے بڑے خوش نظر آ رہے ہو اور یہ ہاتھوں میں تمہارے کیا ہے جو ایک دوسرے کو دے رہے ہو تو وہ کہنے لگا حضرت آپ نے شائد پہنچانا نہیں ہم ان قبروں کے مردے ہیں ہم آج باہر اس لیے آئے ہیں کہ ایک شخص یہاں سے گزر رہا تھا اور سورۃ اخلاص ہمیں پڑھ کر پیش کر گیا ہے تو وہی نہیں ختم ہو رہی آپس میں بانٹ رہے اتنا اسکا اجر ہے لحاظ قرآن پاک سے مانگنے کا سلیقہ چاہیے صحت لیں ملے گی اولاد لیں گے گی۔اپنے جسم کی راحت مانگے ملے گی اللہ کی ولایت مانگیں ملے گی۔آقا ﷺ کی ضدارت ملے گی مانگنے کا سلیقہ چاہیے جذبہ چاہیے بڑا خاص قسم کی دوڑ چاہیے تو ایسے لوگوں و قرآن کبھی دور نہیں ہونے دیتا اور جب دور ہو جاتے ہیں قرآن سے حضور علیہ السلام نے اس کی مثال ایسے دی۔

ارشاد فرمایا:

قرآن کی مثال ایک بھاگے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر اسے نا کیل ڈال لو گے تو یہ تمہارے قریب رہے گا جو قرآن سے دور ہو جائے اگر اسے کھلا چھوڑ دو گے تو بھاگ جائے گا یہ تمہارے قریب نہیں آئے گا قرآن آسان کورس ایک نا کیل ہے حضور علیہ السلام کی احادیث کو پورا کرنے کا طریقہ ہے حضور علیہ السلام کی احادیث پر غور کرنے سے الحمد اللہ جذبہ جوان ہونا چاہیے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"علم کو لکھ کر قید کر لیا کرو۔"

یہ قید کر لینے والا معاملہ ہوتا ہے یہ آیتیں کتنے لوگوں کو فائدہ دے سکتی ہیں ایک دفعہ جمعہ پڑھا رہا تھا کہ میری طرف سے کوئی پیغام رہ نہ جائے میں نے عرض کیا مجھے بڑا افسوس ہے کہ میرے علاقے سے لوگ کم ہوتے ہیں دوسرے علاقے سے زیادہ آتے ہیں۔دل کا حال اور توفیق دی تو جب میں نے عرض کرتا ہوں ابھی میں نے ہاتھ نہیں اٹھایا کہ آواز آئی کہ آپ نے کیوں کہا ہے کہ آپ کے علاقے سے لوگ نہیں آتے یہ وہ گفتگو ہے یہ عام تو ہے ہی نہیں یہاں تو سب خاص آتے ہیں یہ آپ کیا کہہ رہے کیوں کہہ رہے ساری جماعت میں تکلیف رہی کہ میں نے ایسا کیوں کہا یہ کوئی باتا نہیں ہے یہ قرآن کی وہ تفسیر ہے جو حضور صحابہ کو سمجھایا کرتے تھے اس کے اندر جا کے گفتگو ہے اتنی کوشش کر کے اس کی تشریح کی جاتی ہے۔

ے خاصا دی گل عاماں آگے نہیں مناسب گل کرنی میٹھی گیر پکا محمد کوتیاں آگے ترنی

یہ وہ گفتگو ہے بڑے بڑے بھاگ جاتے ہیں نکل جاتے ہیں میرے پاس باقاعدہ علماء آئے۔حضرت یہ آپ کیا کرواتے ہیں۔سب ان کو دے دیا آپ کام کریں لوگوں کو ایسے قرآن پڑھائے میں بعد میں پتہ کرتا رہ گیا کسی نے ایسے شروع نہیں کروایا اس لیے کہ یہ اور چیز ہے یہ اللہ تعالی کا کرم ہے میرے پیرومرشد کی نگاہ ہے بزرگوں کی دعا ہے کہ آپ بچوں سے اللہ یہ کام لے رہا ہے۔ورنہ یہ ٹیوٹی بڑے بڑے پیروں سے آج نہیں دی جارہی وہ اس کو دینا بھی چاہے تو نہیں دے پاتے کہ لوگوں کو بیٹھا کر سمجھائے داتا صاحب اتنا مزار ہے داتا صاحب کی قبر پر بعد میں جاتا ہے ایسا انتظام کیا جائے کہ جتنے لوگ آئیں ان کے لیے شرط ہو فاتحہ پڑھنے بعد میں جانا ہے اس سے پہلے قرآن کا دس منٹ کا لیکچر لے کر آئیں ایسا انتظام کیا جائے کتنے لوگ وہاں سے نکل کر آ سکتے ہیں اتنا بڑا مزار ہے لیکن یہ توفیق نہیں جائیں گے فاتحہ پڑھے گے مسئلے پیش کرے گے ٹھیک ہے وہ اللہ والے ہے۔وہ دیتے ہیں لیکن وہ اصل نور ہے۔

جس کے لیے حضور نے ستر جنگیں لڑئیں جس کے لیے حضور نے زخم کھائے میرے نبی نے بھوک پیاس برداشت کی خدا کی قسم وہ قرآن ہے قرآن کے لیے حضور نے سب کچھ کیا اور جس قرآن کے لیے نبی کے نواسے نے سر کٹایا اور اس کی جان چلی گئی حضور کے نواسے نے اس وقت بھی قرآن کو نہ چھوڑا جبکہ سر تلوار کی نوک پر تھا وہاں بھی قرآن پڑھا۔

حضور علیہ السلام کی ساری کمائی قرآن ہے میرے بچوں یہ وہ کام ہے جو بڑے بڑے پیر نہیں کر پاتے اسے میری نظر میں ہیں۔اس لیے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ ہم ایک ایسا جذبہ پیدا کر لیں ایک تو دعا ساتھ ضرور رکھیں جو آپ کو یہاں لاتی رہے۔اللہ سے دعا ہے اللہ ہمیں عمل کرنے کی سعادت عطا فرماء اگر آپ اپنے نظام اور گھر والوں کے ساتھ مخلص ہیں تو ضرور اپنے ارگرد دعوت دیں جو اس قرآن کے نظام ساتھ نہیں چلتا وہ مجھے ٹیوشو پیپر کی طرح استعمال کرتا ہے۔مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔جو میرے مشن کے ساتھ مخلص نہیں مجھے اس سے لینا دینا ہے جو میرے اس قرآن اور دین کے مشن کے ساتھ چلتا ہے۔ (اللہ اکبر)